از امام ولی اللہ دہلویؒ

تعلیم کے دو طریقے

لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کو دو مختلف طریقوں سے تعلیم دینی پڑتی ہے۔ ایک یہ کہ لوگوں کو ان باتوں کی تعلیم دے جو ان کے اخلاق کو درست کریں اور اقامتِ خیر اور رائے سلیم پر مبنی معاشرتی زندگی بالخصوص ارتفاق ثانی و ثالث کے نظام کو اس طریقہ سے قائم کرنے میں مدد دیں جو رائے صواب کے مطابق ہو۔

دوسرے یہ کہ ان کو ان باتوں کی تعلیم دے جن کے ذریعے وہ خدائے بزرگ و برتر کا قرب حاصل کریں اور دارِ آخرت میں ان کی نجات و سعادت کے باعث ہوں۔

ایک دوسری تقسیم کے مطابق خیر کی تعلیم دو طریقوں سے دی جا سکتی ہے:

ا۔ جن باتوں کے ذریعہ انکی دنیا سنورتی ہے اور جن باتوں سے ان کو بارگاہِ الٰہی میں تقرب حاصل ہوتا ہے ان تمام باتوں کی تعلیم دینا، جو زبانی وعظ و تذکیر کے ذریعہ بھی دی جا سکتی ہے اور قلم و تحریر کے ذریعہ بھی ان مسائل کی اشاعت کی جا سکتی ہے۔

ب۔ ان کے باطن میں پاکیزہ حالت پیدا کر دینا جس کو سکینہ اور طمانیتِ قلب کہا جاتا ہے اور جس کی تشریح یہ ہے کہ آدمی کا دل ہر وقت آخرت کی طرف متوجہ رہتا ہے ؛ دار غرور یعنی دنیا سے اعراض اور بے تعلقی پیدا ہوتی ہے نیز ان امور سے بھی لاتعلقی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو دنیاوی زندگی سے نفس کی کُلی وابستگی کے ذرائع ہیں۔ یہ پاکیزہ حالت معلم کبھی تو مؤثر پند و نصیحت کے ذریعہ پیدا کرتا ہے اور کبھی اپنی پاکیزہ مجلس و صحبت اور روحانی توجہ کے ذریعہ پیدا کرتا ہے۔

معلم ان دونوں میں سے جو بھی قسم یا طریقہ تعلیم اختیار کرے اس کے لیے لازمی شرط ہے کہ وہ خود عادل و منصف مزاج اور کامل ترین نمونۂ اخلاق ہو اور آخرت کی نجات و سعادت کو دُنیا اور دُنیا کی عیش و عشرت پر ترجیح دینے والا ہو۔

(البدور البازغۃ مترجم)

از: امامِ انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ

قرآن کریم اور سُود

قرآن کریم میں خلافتِ الٰہیہ کے قیام سے مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک ایسی قوت پیدا کی جائے جس سے اموال اور حکمت، علم و دانش دونوں کو لوگوں میں صرف کیا جائے اور پھیلایا جائے۔ اب سودی لین دین اسکے بالکل منافی اور مناقض ہے قرآن کریم کی قائم کی ہوئی خلافت میں ربوٰ (سُود) کا تعامل کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اس کا جواز بھی ایسا ہی ہے، جیسا کہ نور و ظلمت کا اجتماع ربوٰ (سُود) سود خواروں کے نفوس میں ایک خاص قسم کی خباثت پیدا کر دیتا ہے جس سے یہ ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اگر یہ خرچ کرتے ہیں تو انکے سامنے اسکا اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً نفع حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں سود کی وجہ سے اقتصادیات میں جو فساد اور اخلاقِ فاضلہ کی تباہی اور بربادی اور فطرتِ انسانیہ میں بگاڑ اور لوگوں پر ضیق و تنگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ اسقدر ظاہر باتیں ہیں جن کے بیان کی ضرورت نہیں اس لیے قرآنِ عظیم نے سود کو رُوئے زمین سے مٹانے کا اعلان کیا ہے اور انسانیت کو اس کے لینے دینے والوں کے شر و ظلم سے چھڑانے کا اعلان کیا ہے۔ سب سے پہلے مواعظِ حسنہ کے ذریعے سُود کو ذاتاً منع کیا ہے اگر اس سے باز نہ آئیں اور متنبہ نہ ہوں تو انکے ساتھ سخت لڑائی کا اعلان کیا ہے اور ایسے لوگوں کو سطحِ ارضی سے مٹانے کا چیلنج کیا ہے اور قرآن کریم میں انکی اساسی تعلیم بڑے محکم طریق پر دی ہے۔ ربوٰ سے منع کیا گیا ہے سود خواروں کے خلاف اعلانِ جنگ کیا ہے لیکن پوری طرح رشد و ہدایت کے واضح ہونے کے بعد اور اسکی مضرتوں کو پوری طرح کھول کر بیان کر دینے کے بعد جو کسے یہ رشد و ہدایت کے یقیناً منافی ہے اب اسکے خلاف جنگ یا کاروائی کرنا اکراہ نہیں ہوگا بلکہ عین انصاف کا تقاضا ہوگا۔ اسی طرح ایسی بڑی بڑی حکومتوں کو مٹانا اور منہدم کرنا ہے جو اسکے لیے منظم کی جاتی ہیں کہ سُودی کاروبار کے ذریعہ اموال کمائیں۔ انکے خلاف خدا اور رسول کیطرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ (الہام الرحمٰن)